

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

سلسلہ خطبات جمعہ

صیام و قیام کا مقام اہمیت اور فضیلت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہؐ من صام رمضان ايماناً و
احتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ايماناً واحتساباً غفرلہ ماتقدم من
ذنبہ ومن قام ليلة القدر ايماناً و احتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس نے ایمان کی حالت
میں رمضان کا روزہ رکھا یعنی شریعت کو سچ جانتا ہو اور رمضان کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہو اور ثواب کا
طلبگار ہو اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دیا جائے گا اور جو بندہ مسلم رمضان کی راتوں میں عبادت کی
خاطر ایماندار ہو کر بہ نیت ثواب کھڑا رہا اسکے بھی تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو مسلمان
بندہ شب قدر میں عبادت کی خاطر ایماندار ہو کر بعض حصول ثواب کھڑا رہا اسکے بھی سارے پچھلے
گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

محترم سامعین! رمضان شریف کا مہینہ قریب آرہا ہے جو نہایت برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ
ہے، جو حدیث شریف میں نے ذکر کی ہے اس پر تفصیلی روشنی ڈالنے سے پہلے رمضان شریف کے چند
فائدے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

لفظ صوم کا معنی و مفہوم

لفظ صوم کے لفظی معنی روکنے کے ہیں اور شرع میں اس کے معنی ہیں کھانے، پینے اور جماع سے
اور کسی چیز کے بدن کے اندر داخل کرنے سے صبح صادق کے طلوع سے لیکر غروب آفتاب تک مع نیت صوم

کے رُکے رہنا، اسے کہتے ہیں شرعی صوم، یہ اسلام کا تیسرا اہم رکن ہے۔ جس کا ذکر اساس اسلام کے حدیث میں و صوم رمضان کے الفاظ سے آیا ہے۔

روزہ رکھنے کے بے شمار ظاہری فوائد

روزہ رکھنے میں بے شمار جسمانی اور روحانی فوائد ہیں۔ آج کل میڈیکل ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ روزہ بہت جسمانی بیماریوں کا دفاع کرتی ہے۔

اکثر و بیشتر بیماریاں کثرتِ اکل (بے سیار خوری) کی وجہ سے رونما ہو رہی ہیں اور اس کا علاج قلتِ طعام ہے۔ اس لئے ڈاکٹر حضرات موٹاپے کا علاج کم کھانے یا ایک وقت کھانا کھانے میں بتاتے ہیں۔ روزہ رکھنے کی وجہ سے انسان کا کھایا ہوا خوراک شام تک خود بخود ہضم ہو جاتا ہے اور معدہ مضر رطوبات اور فاسد غذا سے صاف ہو جاتا ہے۔ جسمیں تندرست اور صحت مند ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار دیگر فوائد بھی ہیں۔ اسلئے مشائخِ عظام اور صوفیاء کرام اپنے مریدوں کو کم کھانے کی مشق کراتے ہیں تاکہ مرید صحت مند اور تندرست رہ کر اذکار اور اذکار کا خوب اہتمام کر کے تزکیہ باطن حاصل کریں۔

اصلاحِ نفس کا ذریعہ

روزے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے نفسِ امارہ کی اصلاح ہوتی ہے اور اس کی تیزی اور شرارت جاتی رہتی ہے اور تمام اعضاءِ ماند اور سست پڑ جاتے۔ مثلاً آنکھ محركات کی طرف دیکھنے کو نہیں چاہتی۔ زبان فضول باتوں کو کرنا نہیں چاہتی، کان بے فائدہ آوازوں کو سننا نہیں چاہتی۔ اس لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ جب نفس سیر ہوتا ہے تو باقی تمام اعضاء بھوکے رہتے ہیں۔ آنکھ دیکھنے کو، زبان بولنے کو، اور کان سننے کو ترستیں ہے کیونکہ نفسِ امارہ سیر ہو چکا ہے۔ اب اس کی خواہشات کو اعضاء ہی پورا کرتے رہتے ہیں۔ جس پر وہ خوش ہو کر فرہ ہو جاتا ہے لیکن جب نفس بھوکا رہے تو باقی تمام اعضاء سیر ہو جاتے ہیں۔ تجربہ بھی یہی ہیں کہ بھوکے انسان کی خواہش نفسانی نہایت ہی کم ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے رمضان میں گناہ کرنے کی انسان کی ہمت کم ہوتی ہے اور نفس کی کمزوری کی وجہ سے بہت سارے گناہوں سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے ”حدیث شریف ہے:

يامعشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج و من لا فعليه بالصوم فانه له و عاء

اے نوجوانو کے گروہ! تم میں سے اگر کوئی بندہ شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہوں تو وہ

ضرور شادی کر لیں اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہوں یعنی اس کے پاس سال و دولت نہ ہو تو پھر بہتر ہے کہ

زیادہ سے زیادہ روزے رکھا کریں اور یہی روزے اس کے لئے گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔ جسکی وجہ سے اس بندے کی شہوانی قوت کنٹرول ہوگی اور یوں وہ گناہ کرنے سے بچا رہے گا۔ یہ روزہ گویا نفس انسانی کیلئے ٹھنڈک کپسول ہے، جو نفس کی آگ کو ہی ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اللہ ہم سب کو روزے رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

روزہ کے باطنی فوائد

روزے کا یہ فائدہ ہے کہ دل کدورتوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے اور دل کی کدورت فضول گفتگو، آنکھ، کان اور زبان کی غلط استعمال سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ دار ان چیزوں سے محفوظ رہتا ہے اور دل کی صفائی اور پاکیزگی کی وجہ سے اچھے کام کرتا ہے اور عالی درجات کو حاصل کرتا ہے اور روحانی ترقی کے منازل طے کرتا ہے۔

اور اس کا ایک فائدہ مساکین، یتیم اور یتیموں پر رحم کرنا بھی ہے۔ اس لئے جب روزہ دار بھوکا رہتا ہے۔ تو اس کو یہ تکلیف یاد رہتی ہے لیکن جب وہ کسی بھوکے، فقیر، مسکین، کو دیکھتا ہے تو اس پر ترس کھا جاتا ہے اور اس حال پر دل سے رحم کرنا چاہتا ہے کیونکہ روزہ دار نے خود بھوک کا مزہ چکھا ہوتا ہے۔ اس لئے دوسرے بھوکے رہنے والوں پر رحم کرتا ہے اور ان کے مدد کیلئے مستعد رہتا ہے۔ جو بڑے ثواب کا کام ہے کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام قحط سالی کے ایام میں باوجود کثرت غلہ کے سیر نہیں ہوتے تھے تا کہ وہ بھوکوں کو نہ بھول جائیں۔

ایمان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں

آمد برسر مطلب جو حدیث شریف میں نے ذکر کی ہے اس کا پہلا جملہ من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه جس مسلمان بندے نے رمضان شریف کے روزے ایمان داری اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر پہلا لفظ ایمان کا استعمال ہوا ہے جو تمام اعمال صالحہ کے مقبول اور پائیدار ہونے کا شرط اولین ہے۔ ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو مردود ہے۔ موجودہ دور کے سرمایہ دار غیر مسلم تنظیمیں اور این جی اوز رفاہی ادارے جو نیک کام کرتے ہیں مثلاً مفت علاج معالجہ، ترسیل خوراک، پانی کی فراہمی سڑکوں کی تعمیر وغیرہ اچھے کاموں پر روز قیامت کوئی ثواب نہیں کیونکہ جس کے اندر اصل شے (ایمان) نہیں تو اس کا کوئی بھی عمل

صالح قبول نہیں۔ البتہ ان لوگوں کے اصل نیک کام کرنے کا صلہ ان کو دنیا ہی میں دیا جاتا ہے۔ ومالہم فی الاخرۃ من خلاق آخرت میں کافروں کا کوئی حصہ نہیں۔

ہر عمل کے لئے نیت کی ضرورت

دوسرا جملہ آپ نے احتساباً ذکر فرمایا ہے جس کا معنی ہے ثواب کے نیت سے روزہ رکھنا بلا نیت ثواب اگر پورے سال بھی روزے رکھے جائیں تو بندے کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔ بخاری شریف اور دوسرے کتابوں میں صریح ارشاد ہے۔ ”انما الاعمال بالنیات“ اعمال کا دارا و مدار نیتوں پر ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک روزے کی نیت رات ہی سے کرنی ضروری ہے صبح صادق تک اگر کسی نے فرض روزے کی نیت نہیں کی تو اس کا روزہ ہی نہ رہا جب روزہ نہ رہا تو ثواب کہیں کا اور سحری کرنا ہی رمضان شریف کے روزے کا نیت ہے کیونکہ سحری کھانے کا مطلب ہی کل روزے رکھنے کا ہے زبان سے نیت کرنا کوئی ضروری نہیں۔ دل کا ارادہ ہی کافی ہے اور اگر کوئی زبان کے ساتھ بھی نیت کے الفاظ کہیں تو فبہا و نعمت اچھی بات ہے جس کے الفاظ یہ ہیں وبصوم غدنیوٹ من شہر رمضان باقی رہے نفلی روزے تو اس کے لئے دن کے ۱۲ بجے تک نیت کر سکتے ہیں مثلاً ایک بندہ صبح سویرے اٹھ کر نہ کچھ کھایا نہ پیا حتیٰ کہ دن ۱۲ بجے نفلی روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تو اس کا یہ عمل درست ہے اور اسکو نفلی روزے کا ثواب مل جاتا ہے۔

صوم رمضان صغائر کے معافی کا ذریعہ

تیسرا جملہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے وہ یہ ہے غفر لہ ماتقدم من ذنبہ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یاد رکھئے! جہاں پر گناہوں کے معافی کا اعلان ہو جاتا ہے اس سے مراد صغیرہ گناہ ہوتے ہیں کیونکہ گناہوں کے دو ہی قسم ہیں صغیرہ اور کبیرہ۔

گناہ صغیرہ کی تعریف اور تعداد

علماء کرام نے ان دو قسموں کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ مثلاً صغیرہ وہ ہے کہ جس پر عذاب کی وعید نہ آئی ہو اور کبیرہ وہ ہے جس کے کرنے پر عذاب آخروی کی وعید آئی ہو، مثلاً کسی گناہ پر مداومت اسکو کبیرہ ہی بنا دیتا ہے خواہ وہ صغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ بعض علماء کرام نے کبائر کی تعداد گیارہ لکھی ہیں بعض نے سات سو تک شمار کئے ہیں۔ علامہ ابن حجر پیشی رحمہ اللہ نے کبائر پر دو جلدوں میں بہت بڑی کتاب ”الزواجر عن اقتراب الکبائر“ لکھی ہے۔ اس طرح امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی کبائر پر الگ

کتاب ”الکبائر“ لکھی ہے تو اب قاعدہ یہ ہے کہ کبائر بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور توبہ بھی سچی جس کی تین شرائط علماء کرام نے اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں (۱) گزشتہ گناہوں پر ندامت، (۲) آئندہ گناہ نہ کرنے کا مضبوط عزم و ارادہ، (۳) اللہ تعالیٰ سے رورو کر معافی مانگنا۔ یہ تین شرطیں ہیں توبہ نصوح کا۔

حدیث مذکور سے مراد گناہ صغیرہ ہے

اب یہاں پر جو ذکر ہوا کہ غفر له ماتقدم من ذنبه تو اس سے مراد صغیرہ گناہ ہی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے کہ وہ ہمیں ہمارے نیک اعمال کرنے کی وجہ سے معاف بھی فرماتے رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہیں کہ بندہ جب اچھی طرح وضوء کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر قدم کے ساتھ اس کا ایک گناہ صغیرہ معاف ہو جاتا ہے اور ایک درجہ اس کا بلند ہو جاتا ہے اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور یہ بھی حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ وضوء کرتا ہے تو ہر اندام اور عضو دھونے سے اس اندام اور عضو کا گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔ جس سے مراد صغیرہ گناہ ہی ہیں۔ اگر راستے میں کوئی بڑا گناہ بھی مسلمان کو زخمی کر دیتا ہے۔ تو اس سے بھی اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ بخار کی تکلیف سے بھی گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

صغیرہ گناہ مصائب سے بھی معاف ہو جاتے ہیں آپ کا ارشاد ہے :

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من اصاب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتی الشوكة یشاکھا الا کفر اللہ بها خطایا (رواہ البخاری)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان کو جو کوئی رنج و تکلیف، غم، فکر پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر گناہ بھی چھپتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو جھاڑ (مٹا دیتا) ہے۔

وعن جابر رضی اللہ عنہ قال دخل رسول اللہ ﷺ علی ام السائب فقال مالک تذفرین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال علیہ السلام لا تسبی الحمی، فانہا تذهب خطایا

بنی آدم کما ینذهب الکبر خبث الحدید (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اُم السائب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو کیوں کانپ رہی ہیں اس نے کہا تپ یعنی بخار ہے، اسمیں اللہ برکت نہ دیں آپ نے ارشاد فرمایا، بخار کو برامت کہو اس لئے کہ بخار بنی آدم (انسانوں) سے گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے سے میل پکیل دور کرتی ہے۔

بہر حال میرا مطلب یہ ہے کہ بندہ مومن کے چھوٹے گناہ مصائب سے بھی معاف ہو جاتے ہیں اعمال صالحہ کرنے سے بھی معاف ہو سکتے ہیں۔ مگر کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہو سکتے۔

تراویح کی اہمیت و فضیلت

حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے کہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه یعنی جو مسلمان بندہ ایام رمضان عبادت کے واسطے کھڑا رہا اسکے بھی پچھلے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ قیام رمضان سے مراد تراویح ہی ہیں۔

آج کل بعض علاقوں میں ۲۰ رکعت کی بجائے آٹھ رکعت تراویح پڑھنے پر اکتفاء کرتے ہیں جس کا مذہب حنفی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو بیس رکعت پڑھنے پر جمع کیا۔ گویا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا بیس ہی رکعت پر اجماع ثابت ہوا ہے جس کا مخالفت کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين : میرے چلے جانے کے بعد تم میرے سنتوں اور خلفاء کرام جو خود ہدایت یافتہ ہیں کی اتباع ضروری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہیں کہ آپ رمضان کی پہلی رات سے تراویح میں قرآن کریم سنتے سنتے ستائیسویں رمضان کو ختم قرآن فرماتے اس گمان پر کہ شائد یہ لیلة القدر ۲۷ ویں رمضان ہی ہے۔ جس کا حدیثوں میں تاکید سے ذکر آچکا ہے تو یہ بھی ایک مستحب عمل ٹھہرا۔ کہ ستائیسواں کو قرآن کریم کی ختم کی جائے تاکہ ختم قرآن پاک کا ثواب بھی ملے اور لیلة القدر کی رات کا اجر بھی پالے۔

شب قدر کی اہمیت

آخری جملہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ یہ کہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا

غفر له ماتقدم من ذنبه: جو بھی مسلمان بندہ شب قدر میں عبادت کے واسطے کھڑا رہا۔ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔ شب قدر خداوند قدوس کی طرف سے امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف سلام پر بہت بڑا احسان اور انعام ہے۔ سابقہ امتوں کے لوگوں کی عمریں زیادہ طویل ہوتی تھی حتیٰ کہ آٹھ سو سال ایک ہزار تک عمر کو پہنچتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کے ثواب اور اعمال صالحہ کے اجر کو کون کیسے پہنچ سکتے تھے؟ اللہ تعالیٰ نے خصوصی رحمت فرمایا کہ صرف ایک رات کی عبادت کو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل گردانا۔ لیلة القدر خیر من الف شهر: شب قدر ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور بہتری بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اس بہتری اور افضلیت کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا۔ اگر کوئی مسلمان بندہ صرف عشاء اور صبح کی نماز باجماعت پڑھے تو وہ بھی اس اجر و ثواب کا مستحق ٹھہراتا ہے کیونکہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جس نے نماز عشاء باجماعت پڑھی کانما صلی اللیل نصفہ گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز باجماعت کے ساتھ پڑھی فکانما صلی اللیل کلہ گویا کہ اس بندے نے پوری رات نماز پڑھی اور خدا کی عبادت کی۔

اللہ تعالیٰ نے اتنی آسانی فرمائی اور پھر اس رات کو شام غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک بتایا۔ ہی حتی مطلع الفجر یہ رات صبح صادق تک ہی ہے۔ کسی ایک جز کے ساتھ تخصیص نہیں فرمائی۔ تاکہ کوئی بھی مسلمان مرد دعوت اس کے اجر و ثواب سے محروم نہ رہے۔

رمضان کی آمد اور اس کے لئے تیاری

اب ہمیں رمضان آنے سے پہلے تیار رہنا چاہئے کہ ہم اپنا قیمتی وقت فضولیات میں ضائع نہ کریں ٹی وی، انٹرنیٹ، فیس بک، وغیرہ کی استعمال سے حد درجہ پرہیز کریں کوئی بھی لمحہ ضائع نہ ہونے دیں۔ زیادہ سے زیادہ نیکی کمانے کی کوشش کریں۔ ہر چیز کی سیزن کا ایک وقت ہوتا ہے رمضان شریف بھی نیکیوں کا سیزن ہے کثرت سے ذکر اللہ، تلاوت قرآن کریم، وظائف و اوراد کریں کسی مسلمان کے ساتھ نیکی کریں، غریب اور مسکین کا بوجھ اٹھائیں ان کی مالی مدد کریں۔ کیونکہ اس مبارک مہینے میں ایک نیکی کا ثواب ستر گنا غیر رمضان سے زیادہ ہے۔ ایک نفل کا ثواب فرض کی برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کی برابر ہے۔ اس طرح ہم اس مبارک مہینے میں گناہوں سے بچے کیونکہ ایک گناہ کا وزر اور سزا بھی بڑھ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے بچائیں اور زیادہ سے زیادہ سے نیکیوں کے توفیق دیں آمین۔